خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
16 اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 232 سوموار 20 جمادی الاول 1416ھ' 16 اخاء 1374ہش' 16-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم لوگوں نے اس وقت خدا تعالیٰ کے حضور میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ توبہ تمہارے لئے باعث برکت ہونے کی بجائے لعنت کا موجب ہو جاوے۔ کیونکہ اگر تم لوگ مجھے شناخت کر کے بھی اور خدا تعالیٰ سے اقرار کر کے بھی اس عہد کو توڑتے ہو تو پھر تم کو دوہرا عذاب ہے کیونکہ عمداً تم نے معاہدہ کو توڑا ہے۔ دنیا میں جب کوئی شخص کسی سے عہد کر کے اسے توڑتا ہے تو اس کو کس قدر ذلیل اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ وہ سب کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ پھر جو شخص خدا تعالیٰ سے عہد اور اقرار کر کے توڑے وہ کس قدر عذاب اور لعنت کا مستحق ہو گا۔ پس جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے۔ اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ وہ یقیناً تمہیں تسلی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا' کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 182)

## اللہ کی نظر میں متقی بنو

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب-امام جماعت احمدیہ الاول)

تقویٰ اپنے رب کا اختیار کرو۔ (۰) وہ تمہیں کمالات بخشنے والا ہے۔ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت تک پہنچانے والا ہے۔ اس کے متقی بنو۔ مخلوق کی نظر کا متقی نہیں۔ اگر انسان مخلوق کی نظر میں متقی بنتا ہے۔ لیکن آسمان پر اس کا نام متقی نہیں۔ تو یاد رکھو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ہے۔ (وہ اہل ایمان نہیں) ایک غلط خیال عام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو بھی دور کروں۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ دین پر عمل درآمد کرنا انسان کی مقدرت سے باہر ہے۔ اور یہ (احکام دینیہ) گویا کہنے (کے) ہے۔ کرنے (کے) نہیں۔ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ بدی عام پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس نے بہت سی مخلوق کا تباہ کیا ہے۔ دراصل اس قسم کے حیلے شریروں نے اپنی بدیوں کو چھپانے کے لئے تراشے ہوئے ہیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں کہ یہ بدی اور بدخیالی اللہ تعالیٰ پر سوئے ظن سے پیدا ہوئی ہے کہ انسان کہلائے اور کہے کہ (احکام دینیہ) پر پابندی نہیں کر سکتے۔ اور فرائض اور سنن ادا نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ اسی ایک بدی نے قوم کو تباہ کر دیا۔

باقی صفحہ 7 پر

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے جانے نہ دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## عبادت ایک معراج ہے

(بخشش) کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ ملے۔ اس کی تحصیل کے لئے پنجگانہ (عبادت) بھی ہے تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ (عبادت) ایک معراج ہے اور وہ (عبادت) ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## نکاح

○ عزیزہ خنساء رفعت صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ (ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم فیض الحق صاحب قمر ایم ایس سی (مقیم جرمنی) ابن مکرم چوہدری عبد الحق صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر و سابق ٹیچر سیرالیون) حال دار البرکات ربوہ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 9-اکتوبر 95ء کو بعد عصر بیت المبارک میں کیا احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## موصیان کرام

○ موصی کی جائیداد سے اگر کوئی آمدنی ہوتی ہو تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام یعنی 1/16 ادا کرنا لازم ہو گا۔

جس جائیداد کا حصہ سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام لازمی رہے گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

## سانحہ ارتحال

○ محترمہ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب آف گوٹھ مبارکہ آباد (سندھ) مورخہ 10-10-95 بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے رات ایم ایچ راولپنڈی میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں موصوفہ کا جنازہ مورخہ 11-10-95 صبح گیارہ بجے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ محترم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

## درخواست دعا

○ مکرم عبد الرشید صاحب نائب مہتمم اطفال کے بڑے بھائی مکرم عبد الحمید اسلم صاحب جرمنی میں شدید بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16- اخاء 1374 ھش | 16 - اکتوبر 1995ء

# استعدادوں کی نشوونما

اپنی اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کرنے کے موضوع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اکثر زور دیتے تھے۔ آپ ہمیشہ اس بات کی تلقین فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو طاقتیں دی ہیں۔ ان کا استعمال کرتے رہنے سے استعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور استعداد کے دائرے کے متعلق چونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کتنا ہے اس لئے اس میں راز کی بات یہ ہے کہ انسان ہمیشہ کوشش کرتا رہے کہ وہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کرے۔ کسی جگہ تھک ہار کر رک نہ جائے آگے بڑھے اور آگے ہی بڑھتا رہے۔ وہ دیکھے گا کہ زندگی بھر اسے آگے بڑھنے کے امکانات نظر آتے رہیں گے۔ آخر انسان چاہے کتنی بھی ترقی کر لے ترقی کا میدان ختم نہیں ہو جاتا۔ آگے ہی بڑھتا رہتا ہے۔ انسان کو اس بات کی تلقین کی ضرورت ہے کہ وہ ہمت نہ ہارے اور اس سے بہتر تلقین کا طریق کیا ہو سکتا ہے کہ اسے یہ کہا جائے کہ وہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کرنے کی کوشش کرے۔

استعداد ہی کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا :-

"ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے قوتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں ان استعدادوں کے چارہ گروہ ہیں۔ جسمانی طاقتیں اس کو دی گئی ہیں۔ ذہنی طاقتیں اس کو دی گئی ہیں۔ اخلاقی قوتوں سے اللہ تعالیٰ نے اسے نوازا ہے اور پھر روحانیت کے میدان میں آگے بڑھنے کی بڑی قابلیت اسے عطا کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ اس انسان کی جتنی قوتیں اور استعدادیں ہیں ان کی کامل نشوونما کے لئے جن مادی اور غیر مادی اشیاء کی ضرورت ہے وہ اسے ملیں اور جب وہ پوری طرح نشوونما حاصل کرے تو ایک وقت بلوغت کا آجاتا ہے۔ اگرچہ ترقی تو پھر بھی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس کی کامل نشوونما ہو گئی۔ کامل نشوونما کے مقام پر کھڑے ہونے کے لئے اسے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسے ملنی چاہئے"۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے انسان کی مختلف قوتوں اور استعدادوں کے چار پہلو بیان فرمائے ہیں اور ان چار پہلوؤں میں انسانی زندگی کا ہر پہلو شامل ہے جسمانی طاقتیں' ذہنی طاقتیں' اخلاقی طاقتیں اور روحانی طاقتیں۔ یہی وہ چار میدان ہیں جن سے انسان کو اپنی زندگی میں واسطہ پڑتا ہے اور جن کے قیام' بقا اور نشوونما کے لئے وہ کوشاں رہتا ہے۔ جو کیفیت جسمانی طاقت کی ہے وہی ذہنی' اخلاقی اور روحانی طاقت کی بھی ہے۔ جس طرح جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے اسی طرح ذہنی طاقتوں اور اخلاقی طاقتوں اور روحانی طاقتوں کو بھی قائم رکھنے کے لئے ہمیں ضرور کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر ان کے صرف قیام کا ہی مسئلہ نہیں ہوتا نشوونما کا بھی ہوتا ہے۔ ایک وقت تک انسانی جسم نشوونما پاتا رہتا ہے۔ اگر اس دوران نشوونما نہ پائے تو فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ اور مختلف تراکیب پر عمل کیا جاتا ہے کہ جسمانی نشوونما جاری رہے اگر ایسا ہی ہم ذہنی اور اخلاقی اور روحانی قوتوں کے لئے کریں تو یقیناً ہماری ذہنی طاقتیں بھی بڑھتی رہیں اخلاقی طاقتیں بھی بڑھتی رہیں اور روحانی طاقتیں بھی بڑھتی رہیں۔

اور جس وقت یہ سب طاقتیں اپنی اپنی بلوغت کو پہنچ جائیں تو پھر بھی انہیں اپنے قیام اور اپنے بقا کے لئے بعض باتوں کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ جس طرح انسانی جسم بلوغت کو پہنچنے کے بعد اپنی

مادی ضروریات کو کھو نہیں بیٹھتا بلکہ وہ اسی طرح لاحق رہتی ہیں وہ کھاتا پیتا ہے' چلتا پھرتا ہے' وہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے کہ بلوغت کے بعد ویسی نشوونما تو نہ سہی لیکن معذور تو نہ ہو جائے۔

اسی طرح دوسری طاقتوں کو بھی قیام کے لئے اور بقا کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ اسے ملنی چاہئیں۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم نشوونما کے دوران بھی اپنی قوتوں کا پوری طرح خیال رکھیں اور جب یہ قوتیں بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان کے قیام اور ان کی بقا کے لئے وہ سب کچھ کریں جس کی انہیں ضرورت ہے۔ نشوونما بھی خدا تعالیٰ ہی کے فضل سے ہوتی ہے اور قیام اور بقا بھی اسی کے فضل سے۔ ہم اپنی اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل کے لئے ہاتھ پھیلائے رکھیں کہ نشوونما کے زمانے میں نشوونما ہوتی رہے اور بلوغت کے بعد جب تک وہ چاہے اس کے قیام اور بقا کا سامان فراہم ہوتا رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

---

میں خود کو ستا لیتا ہوں کبھی اوروں کا ستانا کیا معنی
ان ایسی چھوٹی باتوں کا احسان اٹھانا کیا معنی
ہیں غم بھی بہت خوشیاں بھی بہت میں جن کو چاہوں اپنا لوں
آنسو بھی مرے' آہیں بھی مری ان سب کو دبانا کیا معنی

---

جس کے پاس بھی سچائی ہے بول ہے اس کا بالا
باتیں اس کی اچھی اچھی اور کردار ہے اعلیٰ
خود اچھا ہے اچھوں سے پڑتا ہے اس کا پالا
دین ہے یہ اللہ کی اور اللہ ہے قدرت والا

---

ان کے حصہ میں آئی ہے یہ بات
غیر پر پڑ گئیں سبھی آفات
ان کا ہر لمحہ ہے مسرت خیز
ان کا ہر گام صورتِ بارات

---

جکڑے ہوئے پابندِ روایات ہیں کچھ لوگ
دریوزہ گرِ ارضِ خرابات ہیں کچھ لوگ
جو اپنی سمجھ بوجھ سے لیتے ہی نہیں کام
اوروں کی عنایات' مراعات ہیں کچھ لوگ

ابوالاقبال

---

ہر شخص کو سلام و دعا دے رہا ہوں میں
انمول دوستی کا مزہ لے رہا ہوں میں
کشتی تو ڈولتی ہے ہواؤں کے زور سے
اِک پُرسکون دل سے اسے کھے رہا ہوں میں

ابوالاقبال

---

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

# افکارِ عالیہ

18 دسمبر 1992ء کو خطبہ میں فرمایا:-

سیکرٹریوں کو یہ سوچ کر کام کرنا ہوگا کہ جواب دہ تو وہ بہرحال ہیں۔ اگر امیر نے ان سے جواب دہی نہ کی تو خدا کرے گا۔ بہرحال بھاگنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمارے دین میں عہدہ خود ہاتھ پھیلا کر طلب کرنا بہت ہی مکروہ بات ہے۔ لیکن یہ بھی بہت مکروہ فعل ہے کہ جب ایک بار کسی کے سپرد کوئی کام کر دیا جائے تو وہ پھر کسی اور کے سپرد کرنے کی سوچنے لگ جائے۔ اسی لئے ہماری جماعت میں عہدہ سے استعفیٰ دینے کو نہایت مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ جماعت کے بعض دوست لکھ دیتے ہیں کہ مجھ میں اس کام کی قابلیت نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا قابل تو صرف اور صرف حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات تھی۔ باقی تو کوئی قابل نہیں ہے۔ اسے تو یہ چاہئے کہ جتنی قابلیت ہے اس کو پیش کر دو۔ اور امانت کے مفہوم کو سمجھ کر اپنی قابلیت کو پیش کرو۔ اگر تم میں استعداد نہیں ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری استعدادوں کو بڑھا دے گا۔ اس لئے خدمت دین کا عہدہ چھوڑنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ خدا تعالیٰ نے جو طاقت بخشی ہے اس کے مطابق کام کریں۔ اپنی توفیق کی آخری حدوں پر کام کریں۔ حتیٰ کہ آپ امانت کی ذمہ داریوں سے بھر جائیں کہ جو خدا کا تھا وہ سب کچھ پیش کر دیا ہے۔ جہاں جہاں کمزوریاں اور خلاء ہیں اپنی انا بیچ میں آجاتی ہے۔ اپنے دکھاوے کی سرشت میں کام کو گندا کر دیا۔ یہ ساری باتیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کھولے گا۔ تب ہی بندے کو پتہ چلے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس ضمن میں دوسرا مضمون انکساری سے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کو حسین سمجھتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ بتائے گا کہ حقیقت کیا ہے۔ یہ سب کچھ کر چکنے کے بعد بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ محفوظ تو وہی ہے جس کو خدا تعالیٰ محفوظ قرار دے۔ اس روح کے ساتھ کام کریں تو ادنیٰ سا شک بھی اس بات میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کو برکت کی نظر سے نہ دیکھے اور اس میں برکت نہ ڈالے۔

حضرت صاحب نے فرمایا جہاں بھی خدمت کرنے والے اس طرح اخلاص سے خدمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ضرور برکت ڈالی ہے۔ یہاں انگلستان کی ایک بچی ہے اس نے جو پھل حاصل کئے ہیں جو انگریز بچیاں احمدی کی ہیں۔ ان پر بھی ان کی شخصیت کی گہری چھاپ ہے۔ وہی اخلاص اور آگے کام کرنے کی تڑپ ان میں بھی موجود ہے۔ اسی طرح ایک نوجوان مجھے ملا جس کے ساتھ ایک نیا احمدی انگریز تھا مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ یہ انگریز احمدی اس نوجوان کا احمدی بنایا ہوا ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ ایک ہی نہیں اس سے پہلے جب آپ برمنگھم آئے تھے تو اس وقت بھی میں نے ایک انگریز نوجوان پیش کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کے والد بدقسمتی سے احمدی ہونے کے باوجود احمدیت سے دور چلے گئے ہیں۔ اس بچے پر یہ اللہ کا احسان ہے یا اس کے دادا یا اس کی والدہ کی دعائیں کہ سارے بچے خدا کے فضل سے بہت مخلص احمدی ہیں اور یہ نوجوان جو بے حد خدا کا عاشق ہے۔ نوجوانی کی عمر میں یہ فدائیت جس کو حاصل ہو جائے۔ اس کا یہ بڑا احسان ہے جن کو یہ فدائیت نصیب نہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کیوں نصیب نہیں ہوئی۔ تم کو بھی اللہ نے وہی طاقتیں دی ہیں جن کو اللہ کے راستے میں استعمال کرنے سے وہی پھل لگ سکتے ہیں۔ ان کو کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ایسی ہی توفیق عطا کرے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ توفیق سب کو ہے اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق کے مطابق آپ سے حساب پوچھے گا۔ کم ہو یا زیادہ۔ لیکن ہو گی ضرور ہو نہیں سکتا کہ ایک احمدی ہو اور وہ اس لحاظ سے بانجھ ہو۔ ناممکن ہے اس لحاظ سے اگر سیکرٹری اصلاح و ارشاد جائزہ لے اور ہر مہینے اس فکر میں غلطاں رہے کہ کتنے احمدی ہیں کہ جو خدا کے فضل سے کام شروع کر چکے ہیں۔ یہ بنیادی کام ہے سیکرٹری اصلاح وارشاد کا۔ صرف رپورٹ بھجوانا تو کوئی کام نہیں۔ یہ تو ڈاکئے کا کام ہے۔ اس کا کام تو جائزہ لینا ہے۔ کہ معاشرے میں کس کس مذاہب اور قوم کے لوگ ہیں۔ جب سے اس نے اپنے اس عہدے کا چارج لیا ہے ان پر نظر رکھتے ہوئے اس نے کیا ایسا کام کیا ہے جس کے تحت زیادہ سے زیادہ قوموں اور مذہبوں تک خدا کا نام پہنچایا ہو۔ حضرت صاحب نے بطور مثال فرمایا کہ صرف اساتذہ کا طبقہ ایسا ہے کہ اگر صرف ان کی طرف توجہ دی جائے تو پتہ چلے گا کہ اتنے خلاء باقی ہیں کہ وہ سوچے گا تو کانپ اٹھے گا۔ اگر ایک احمدی کو انگلستان میں تقسیم کیا جائے تو ایک کے حصے میں کئی کئی اساتذہ آسکتے ہیں۔ اتنا بڑا کام ہے۔ اس کے لئے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کر کے کوشش کریں۔ ان کے لئے کوئی اشتہار بنائیں یا بنوائے۔ ان میں نیکیاں بانٹنے کی کوئی ترکیب سوچے۔ آجکل سکولوں میں جو بدیاں راہ پا گئی ہیں۔ اور جو آئندہ جرائم کی راہ ہموار کر رہی ہیں۔ ان کے بارے میں سوچے کہ کوئی اپیل شائع کرے۔ اس طرح سے نیکیاں پھیلانا ہی دعوت الی اللہ ہے۔ بغیر نیکیاں پھیلائے دعوت دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

(الفضل 20۔ دسمبر 1992ء)

تعارف

# کلام طاہر

احمدیہ جماعت میں سب سے زیادہ خوبصورت کتاب۔ کاغذ' پرنٹ' جلد' اور فلیپ کی خوب صورتی کو مدنظر رکھتے ہوئے چھپنے والی کتاب کا اعزاز شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے حصہ میں آیا ہے۔ کتاب کا نام ہے کلام طاہر اور یوں کہئے کہ چونکہ کلام الامام امام الکلام ہوتا ہے۔ اس لئے کلام کے متعلق تو کچھ کہنا چھوٹا منہ بڑی بات والی بات ہے۔ لیکن بہرحال اس کتاب کا تعارف کروانا مقصود ہے۔ دو تین باتیں تو ہم کتاب ہی کے صفحات سے لے کر نقل کر رہے ہیں۔ ایک تو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے عنوان سے آپ کے تعارف کے طور پر یہ تحریر پیش کی گئی ہے۔

18۔ دسمبر 1928ء قادیان میں پیدا ہوئے۔ 1944ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کیا۔ ایف ایس۔ سی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے کیا۔ 7۔ دسمبر 1949ء ربوہ سے شاہد کی ڈگری لی۔ اپنے والد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت الثانی کے ساتھ سفر یورپ کے لئے اپریل 1955ء میں تشریف لے گئے۔ وہاں لندن یونیورسٹی کے سکول آف اورینٹل سٹڈیز میں تعلیم حاصل کی۔ 4۔ اکتوبر 1957ء کو واپس ربوہ تشریف لائے۔ 12۔ نومبر 1958ء کو ناظم ارشاد وقفِ جدید مقرر ہوئے۔ نومبر 1960ء سے ستمبر 1966ء تک نائب صدر خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے فرائض سرانجام دئے۔ 1961ء میں ممبر افتاء کمیٹی مقرر ہوئے۔ نومبر 1966ء سے نومبر 1969ء تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدہ پر خدمات ادا کیں۔ جنوری 1970ء میں ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن سکیم مقرر ہوئے۔ یکم جنوری 1979ء میں صدر مجلس انصار اللہ منتخب ہوئے۔ 1980ء میں احمدیہ آرکیٹکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن کے سربراہ مقرر ہوئے۔ 1966ء سے ہر سال جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ 10۔ جون 1982ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ کا چوتھا (امام) بنا دیا۔ 30۔ اپریل 1984ء سے لندن میں مقیم ہیں۔ ان کے عہد امامت میں ترقی کی نئی شاہراہیں کھلیں۔ دنیا بھر کے 148 ممالک میں دعوت الی اللہ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ 65 زبانوں میں (کلام الٰہی) کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ 118 زبانوں میں کلام الٰہی۔ احادیث مبارکہ اور کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انتخاب شائع ہو چکا ہے۔ صد سالہ جشن تشکر شایانِ شان طریق سے منایا گیا۔ بیوت الحمد کی تعمیر' دعوت الی اللہ کا منفرد انداز۔ عالمی بیعت اور احمدیہ ٹیلیوژن کا اجراء آپ کے مبارک اعزاز ہیں۔ قیام لندن میں آغوش جدائی میں پلنے والا درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھل کر شعرو سخن کو نیا انداز دے رہا ہے۔ یہ مجموعہ اسی شعرو سخن پر مشتمل ہے۔ اس سے آگے آپ کی 34 تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے۔ پیش لفظ کے طور پر سلیمہ میر کہتی ہیں:-

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر کتب شائع کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ لیکن اتنے بڑے ثمر ملیں گے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر قربان جانے کو جی چاہتا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع کا منظوم کلام' "کلامِ طاہر" کی صورت میں جو آپ کے ہاتھ میں ہے حضرت صاحب نے لجنہ کے شعبہ اشاعت کی درخواست پر شائع کرنے کی اجازت اور سعادت مرحمت فرمائی ہے اور ساتھ ساتھ پوری پوری رہنمائی بھی کی ہے۔ دعا کی خاطر عرض کرتی ہوں کہ اس کتاب کی تیاری میں لجنہ اماء اللہ کراچی کی سیکرٹری اشاعت محترمہ امتہ الباری ناصر کی انتہائی کاوش شامل ہے۔ انہوں نے کتاب کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے صحیح تلفظ اور پھر ان کے معانی لکھ کر مطلب سمجھنے میں آسانی پیدا کر دی ہے۔ اشاعت کے مختلف مراحل میں جن لوگوں نے تعاون فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے اور اس خدمت کو صدقہ جاریہ بنادے۔

قارئین کرام ضرور اپنے محبوب امام کے کلام میں پیار کی جھلک دیکھ کر ان کی صحت و سلامتی کی دعا مانگیں گے اللہ تعالیٰ اس نام کو رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رکھے۔

امتہ الباری ناصر اپنی عرض حال میں کہتی ہیں:-

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو نظر ثانی شدہ "کلام طاہر" حتی المقدور حسنِ صورت کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ قبل ازیں شائع شدہ کلام طاہر دیکھ کر خیال آتا۔ یہ مئے عرفان اور یہ جام! کچھ تو شایانِ شان ہونا چاہئے۔ اپنی بے بضاعتی کے احساس پر کچھ قابو پا کر (حضرت صاحب) کی خدمت میں اشاعت کی اجازت مرحمت فرمانے کی درخواست کر دی اب فقط اتنا یاد ہے کہ کھل جا سم سم میں نے کہا تھا۔ پھر چکا چوند' خزانوں کی بھیڑ میں ایسا کھوئی کہ واپس آنے کا اب نہ ہوش ہے نہ ارادہ۔ حضرت صاحب نے نظر ثانی کی ضرورت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر خاکسار کی درخواستوں پر وقت نکال کر ازراہ شفقت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میجر ریٹائرڈ ایم اے ٹی کاہلوں

# جماعت احمدیہ اور دفاع وطن : 16 غیر معمولی اعزازات

## ملک کی بیرونی سرحدیں

1948ء کا جہاد کشمیر' پہلا اعزاز: پاکستان کی بیرونی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلہ میں سب سے پہلا قابل ذکر معرکہ 1948ء کا جہاد کشمیر تھا جس میں احمدی مجاہدین کی ایک بٹالین فرقان فورس کو پاک فوج کے شانہ بشانہ لڑتے ہوئے شاندار کارنامے انجام دینے کا ایک منفرد اعزاز حاصل ہوا۔ یہ معرکہ اگر چند روز اور جاری رکھا جاتا تو وادی کشمیر کی تقدیر بدل چکی ہوتی۔

## 1965ء کی پاک بھارت جنگ

دوسرا نہایت اہم دفاع وطن کا موقع 1965ء کی پاک بھارت جنگ تھی جس میں پوری قوم غیر معمولی جذبہ جہاد سے سرشار تھی لیکن قدرت کی ایسی کرشمہ سازی ہے کہ اس اہم جنگ میں جماعت احمدیہ کے مجاہد ہر محاذ پر فتح و نصرت کی دلیل بن کر درخشندہ ستارے کی طرح ابھرے ان عظیم کارناموں کی تفصیل تو ممکن نہیں البتہ بعض اعداد و شمارے کے مطابق وہ منفرد و نمایاں مقام اور اعزازات جو ان مجاہدین کو حاصل ہوئے اس کی جھلک یوں ہے۔

پہلا منفرد اعزاز: جماعت احمدیہ کے ایک مجاہد بریگیڈیئر افتخار احمد جنجوعہ جنہوں نے بعد میں میجر جنرل ہو کر 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں جان قربان کی انہیں 1965ء کی جنگ کا وہ پہلا فاتح کمانڈر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جو رن کچھ کے محاذ پر دشمن کا ایک وسیع علاقہ بغیر کسی نقصان کے حاصل کرنے اور بے شمار قیدی حاصل کرنے کے اعتراف میں 1965ء کی جنگ میں سب سے پہلا ہلال جرأت کے اعزاز کا حقدار قرار پائے۔

دوسرا منفرد اعزاز: 1965ء کی جنگ کے سب سے بڑے محاذ چھمب سیکٹر میں لڑنے والے بھی ایک احمدی میجر جنرل اختر حسین ملک تھے جنہیں پاکستان آرمی کا وہ واحد جنرل ہونے کا اعزاز حاصل ہے جس کا نام لے کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی جیسے عالمی ادارے میں ان کی سپاہیانہ قیادت کا اعتراف اس وقت کے بھارتی وزیر خارجہ چھاگلہ نے ان الفاظ میں کیا کہ میجر جنرل اختر حسین ملک وہ کمانڈر ہے جس کی نگرانی اور قیادت میں گوریلا فورس وادی کشمیر میں بھارتی افواج کو ناکوں چنے چبوا رہی ہے۔

تیسرا منفرد اعزاز: انہی میجر جنرل اختر حسین ملک کو (جو بعد میں لیفٹیننٹ جنرل ہوئے) کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان آرمی کی تاریخ کا سب سے تیز ترین ایڈوانس کرکے صرف پانچ روز کی جنگ میں چھمب سے لے کر جوڑیاں اور اکھنور تک کا وسیع و عریض علاقہ ایسی پھرتی اور مہارت سے فتح کیا کہ دشمن اپنے اسلحہ و بارود کا وسیع ذخیرہ اور توپ خانہ تک چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا اس غیر معمولی کامیابی کے اعتراف میں انہیں فوری طور پر میدان کارزار ہی میں 5- ستمبر 1965ء کو ہلال جرأت سے نوازا گیا لیکن افسوس ان کی تمام تر کامیابیوں اور شہیدوں کے لہو پر اس وقت کی اعلیٰ کمانڈ نے یوں پانی پھیر دیا کہ انہیں فوری طور پر اس محاذ سے ہٹا کر جنرل یحیٰی خاں کو کمانڈ سونپ دی گئی جس کے بعد پاک فوج ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکی۔ اس قومی سانحہ کا اعتراف میجر جنرل سرفراز مرحوم کر چکے ہیں اور اس وقت کے سیکرٹری دفاع قدرت اللہ شہاب نے اپنی کتاب دید و شنید میں یوں کیا ہے۔ "جنرل اختر حسین ملک جو انتہائی کامیابی سے چھمب اکھنور سیکٹر پر تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے انہیں معاً (احمدی ہونے کی وجہ سے) ان کی کمانڈ سے ہٹا دیا گیا......... جنرل اختر حسین ملک کی کامیاب ہوتی ہوئی مہم سے صدر ایوب خاں جنرل موسیٰ اور دیگر جرنیل بھی تشویش میں پڑ گئے تھے کہ کہیں وہ فوجی ہیرو بن کر اگلے کمانڈر انچیف کے حقدار نہ بن جائیں"

چوتھا منفرد اعزاز: 1965ء کی جنگ کے پہلے دونوں ہلال جرأت کے اعزازات کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد کا مستحق قرار پانا بھی یقیناً ایک منفرد اعزاز ہے جو انہیں حاصل ہوا۔

پانچواں منفرد اعزاز: 1965ء کی جنگ کا ایک اور منفرد اعزاز جو جماعت احمدیہ کے مجاہد کو علاوہ پاکستان کے دوسرے بڑے محاذ پر لڑنے والے بریگیڈیئر عبد العلی ملک جو بعد میں لیفٹیننٹ جنرل بنے کو تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ جیتنے میں نہایت منفرد نمایاں کردار ادا کرنے کا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن اپنی تمام تر کوشش کے باوجود گوجرانوالہ کی طرف بڑھ کر جی ٹی روڈ کو کاٹنے کے منصوبہ میں بری طرح ناکام ہو گیا۔

چھٹا منفرد اعزاز: بریگیڈیئر عبد العلی ملک کو دفاع وطن کے سلسلہ میں یہ تاریخ ساز اعزاز بھی حاصل ہے کہ اگر وہ وطن کی مٹی پر سے نثار ہونے کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس وقت کے ڈویژن کمانڈر کے جاری کردہ یہ واضح احکامات کہ دشمن کے آرمرڈ ڈویژن کے حملہ پیش نظر چونڈہ کو خالی کرکے نہر مرالہ راوی لنک اور سانغن پر دفاع لے لیا جائے کے برعکس جنرل ہیڈ کوارٹرز سے احکامات لے کر چونڈہ کا آخری دم تک دفاع کرنے کے فیصلہ پر نہ ڈٹ جاتے تو جنگ کا نقشہ یقیناً کچھ اور ہی ہوتا اور دشمن کو اس کے ناپاک منصوبہ میں کامیاب ہونے سے روکنا ناممکن ہو جاتا۔

ساتواں منفرد اعزاز: ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران امرتسر میں نصب شدہ راڈار پاک فضائیہ کے لئے ایک پریشانی کا موجب بنا ہوا تھا جس کا تباہ ہونا بہت ضروری تھا۔ اس راڈار نے عملی طور پر پاک فضائیہ کی پروازوں بالخصوص دشمن کی سرحدوں کے اندر حملہ کو بظاہر ناممکن بنا رکھا تھا۔ اس کو تباہ کرنے کے لئے کئی کوششیں کی گئیں لیکن کامیاب نہ ہو سکیں۔ آخر کار 11- ستمبر کو یہ عظیم اعزاز بھی ایک احمدی سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد کے حصہ میں آیا کہ وہ سرگودھا سے پرواز کرنے سے پہلے اپنے ساتھیوں کو کہہ کر گیا کہ آج یا راڈار رہے گا یا میں۔ اور ناموس وطن پر جان کا نذرانہ پیش کرکے راڈار کو نیست و نابود کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جس کی تباہی دشمن کے لئے ایک عظیم سانحہ ثابت ہوئی اور اس کے نتیجہ میں پاک فضائیہ کو ایسی فیصلہ کن برتری حاصل ہوئی جو آخر روز تک قائم رہی۔ پاک فضائیہ کے معرکوں میں اگر کوئی معرکہ نشان حیدر کا مستحق تھا تو وہ یہی معرکہ تھا جس نے فضائی جنگ کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔

آٹھواں منفرد اعزاز: احمدیت کے ایک اور سپوت ایئر مارشل ظفر چوہدری کا فضائیہ کے چیف تک کے عہدہ تک پہنچنا بھی ان کی سپاہیانہ صلاحیتوں کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور انہیں دیانت و اصول کی خاطر عہدہ تک کو قربان کرنے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ جو ان کی عظمت کردار کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

## 1971ء کی پاک بھارت جنگ

نواں اعزاز: ایک طائرانہ نظر 1971ء کی پاک بھارت جنگ پر دوڑائی جائے تو یہ حقیقت نہایت واضح ہو کر سامنے آتی ہے۔ کہ اس جنگ میں بھی ہر قابل فخر کامیابی کا سہرا جماعت احمدیہ کے افراد کے حصہ میں آیا۔ اس وقت کے مغربی پاکستان کی سرحد پر جن تین سیکٹروں میں نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئیں ان میں سے ایک چھمب سیکٹر تھا جس میں دریائے توی کے پار تک کا علاقہ فتح کرنے کا اعزاز میجر جنرل افتخار احمد جنجوعہ جو 1965ء میں بھی فتح کے جھنڈے گاڑ چکے تھے کو حاصل ہوا اور دوسرا اہم محاذ کھوکھراپار تھا جس میں میجر جنرل ناصر احمد کو میجر جنرل بی ایم مصطفیٰ کی ہاری ہوئی جنگ کو فتح میں تبدیل کرنے اور کھویا ہوا علاقہ دشمن سے حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

دسواں اعزاز: میجر جنرل افتخار جنجوعہ کا یہ نہایت منفرد اعزاز بھی ہے کہ وہ قیام پاکستان سے اب تک جرنیل رینک کے آفیسر میں سے میدان جنگ میں زخمی ہو کر شہید ہونے والے واحد جنرل آفیسر ہیں۔

گیارہواں اعزاز: میجر جنرل ناصر احمد جو فوج میں نصیر احمد کے نام سے پہچانے جاتے ہیں ان کو یہ منفرد اعزاز ہے کہ وہ میجر جنرل رینک کے واحد فیلڈ کمانڈر ہیں جو میدان کارزار میں زخمی ہوئے اور آج تک دو زانو ہو کر بیٹھنے سے قاصر ہیں۔

بارہواں اعزاز: 1971ء کی جنگ میں چھمب سیکٹر میں دریائے توی کے پار زخمی ہونے والے لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے۔ کہ وہ آج تک کی لڑائیوں میں زخمی ہونے والے لیفٹیننٹ کرنل رینک کے واحد آفیسر ہیں جنہیں دشمن کے علاقہ میں زخمی ہو جانے پر جنگی قیدی بنایا گیا اور قیدیوں کی واپسی تک زخمی حالت میں وطن لوٹے۔ ان کا یہ اعزاز بھی ہے کہ ان کی جرات و بہادری کے اقرار کے طور پر دشمن کمانڈر کی طرف سے پاک فوج کو پیغام بھجوایا گیا۔ وہ ٹانگ کے شدید زخم کی وجہ سے آج بھی چلنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ ایک کمانڈنگ آفیسر ہوتے ہوئے فرنٹ لائن پر دشمن کے علاقہ میں کئی میل اندر زخمی ہونا ان کی شجاعت اور جذبۂ حب الوطنی کی زندہ مثال ہے۔

تیرہواں اعزاز: میدان جنگ میں جرات و بہادری اور فرض شناسی کے کارناموں کی فہرست صرف احمدی کمانڈروں اور جرنیلوں تک ہی محدود نہیں بلکہ نچلی سطح پر بھی ہر رینک کے مجاہدین میں ہے لاہور کے محاذ پر جان کا نذرانہ پیش کرنے والے میجر منیر احمد چھمب سیکٹر میں شہید ہونے والے میجر قاضی بشیر احمد اسی طرح کیپٹن خالد کڑک جیسی بے شمار مثالیں موجود ہیں جن کا تفصیلی ذکر اس مضمون میں ممکن نہیں اس لئے صرف رسالہ کی رجمنٹ کے ایک احمدی نوجوان آفیسر لیفٹیننٹ محمود احمد زبیری کے ذکر پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس نے ایک ٹروپ کمانڈر کی حیثیت میں انفرادی طور پر ایکشن کرتے ہوئے چھمب سیکٹر میں آن واحد میں دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ کرنے کے بعد ملک کی خاطر جان قربان کر دینے کا اعزاز حاصل کیا جو اپنی نوعیت کا یقیناً ایک منفرد کارنامہ ہے۔

چودہواں اعزاز: میدان کارزار کے معرکوں کی داستان اس وقت تک مکمل نہیں سمجھی جا سکتی جب تک کہ سفارتی میدان میں حاصل ہونے والی اس منفرد کامیابی کا ذکر نہ کیا جائے جس کی بدولت آج 45 سال گزرنے کے باوجود بھی مسئلہ کشمیر تمام دنیا کی نظر میں زندہ ہے۔ اگر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جیسے نڈر اور بے باک سفارتکار کی شب و روز کی انتھک محنت کے نتیجہ میں 1949ء کی تمام اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد منظور نہ ہوئی ہوتی تو مسئلہ کشمیر کب کا دفن ہو چکا ہوتا۔

## ملک کی اندرونی سرحدیں

پندرہواں اعزاز: ملک کی بیرونی سرحدوں کی حفاظت میں مثالی کردار ادا کرنے کے بعد اگر جائزہ لیا جائے تو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ ناظم اعلیٰ صنعتی نمائش

# پہلی آل پاکستان صنعتی نمائش مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

**پس منظر** مجلس خدام الاحمدیہ کے آغاز سے ہی بانی خدام الاحمدیہ حضرت امام جماعت الثانی نے احمدی نوجوانوں کو صنعت و تجارت کی طرف توجہ دلائی اور اسی مقصد کے لئے خدام الاحمدیہ میں شعبہ "صنعت و تجارت" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ نوجوانوں میں ہنر سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے۔ پڑھنا لکھنا غیر طبعی چیز ہے اور ہنر ایک طبعی چیز ہے جو ہر جگہ کام آسکتی ہے۔"

خدام کے اس شوق کو مہمیز دینے کے لئے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ پر ایک نمائش کا انتظام کیا جاتا تھا جہاں چھوٹے پیمانے پر خدام اپنے اپنے فن پارے رکھتے تھے۔ امسال جشن آزادی کے مبارک موقع پر آل پاکستان صنعتی نمائش کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا جس کا اہتمام 12-13-14۔ اگست 1995ء کو ایوان محمود ربوہ کے وسیع و عریض ہال میں کیا گیا۔

**افتتاحی تقریب** افتتاحی تقریب 12۔ اگست 1995ء کو صبح نو بجے ایوان محمود کے باہر برآمدہ میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم و محترم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ تھے۔ تلاوت' عہد' اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ نے رپورٹ پڑھی جس میں نمائش کے پس منظر اور انتظامات کے بارہ میں بتایا۔ مہمان شرکاء کو خوش آمدید کہا اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "اس نمائش کا انعقاد اس بات کا ثبوت ہے کہ زندہ قوم کی ترقی کا راستہ روکا نہیں جا سکتا۔" آپ نے شامل ہونے والوں کو اهلاً و سهلاً و مرحبا کہا۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمان خصوصی نے فیتہ کاٹا اور دیگر مہمانان کے ہمراہ نمائش بلاحظہ کی۔

**رجسٹریشن** دفتر رجسٹریشن ایوان محمود میں ہی قائم تھا۔ ہر شریک خدام سے رجسٹریشن فارم پر کروا کے ٹکٹ رجسٹریشن دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آداب مرکز اور نمائش کے حوالہ سے ایک ہدایت نامہ بھی ہر خادم کو دیا گیا۔ یہ نمائش ضلعی بنیاد پر منعقد کروائی گئی تھی۔ نمائش میں مندرجہ ذیل 13۔ اضلاع کے 60 خدام نے شرکت کی۔

پشاور' منڈی بہاؤالدین' لاہور' حافظ آباد' فیصل آباد' سیالکوٹ' کراچی' گوجرانوالہ' اوکاڑہ' راجن پور' حیدر آباد' ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ربوہ۔

**نمائش گاہ** نمائش گاہ ایوان محمود میں بنائی گئی جہاں میزوں پر سفید چادریں ڈال کر ہر ضلع سے آئی ہوئی اشیاء نفاست کے ساتھ رکھی گئیں۔ آئمہ احمدیت کے فرمودات (بابت پاکستان اور صنعت و تجارت) سے اقتباسات چارٹس پر لکھ کر نمائش گاہ کو مزید خوبصورت کیا گیا۔ نئے پول بنوا کر ان کے ساتھ خوبصورت رسیاں باندھ کر نمائش گاہ میں اشیاء کی حفاظت کی کوشش کی گئی۔ نمائش گاہ کو پاکستان کی پرچمی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ نیز رنگ برنگے قمقموں سے بھی ہال کو آراستہ کیا گیا تھا۔ کل 248 اشیاء نمائش کے لئے رکھی گئیں ان میں الیکٹرونکس کی اشیاء ہینڈی کرافٹس' ماڈلز پینٹنگز اور تصاویر وغیرہ شامل ہیں۔

نمائش دیکھنے کے لئے ٹکٹ رکھا گیا تھا۔ اندازاً چار ہزار افراد نے اس نمائش کو دیکھا۔ خواتین کے لئے علیحدہ اوقات مقرر تھے۔ ہال میں داخلہ اور اخراج کے لئے علیحدہ علیحدہ دروازے رکھے گئے تھے۔ مہمانوں کے تاثرات کو ریکارڈ کرنے کے لئے ایک Visitor's Book بھی رکھی گئی تھی۔

13۔ اگست کی رات کو شرکاء نمائش کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا جس میں مرکزی عاملہ خدام الاحمدیہ' انتظامیہ صنعتی نمائش' کارکنان کے علاوہ صدر مجلس محترم راجہ منیر احمد خان صاحب نے بھی شرکت کی۔ یہ عشائیہ ایوان محمود کے لان میں دیا گیا۔

14۔ اگست 1995ء کو دوپہر کھانے کے بعد بیرون از ربوہ تشریف لانے والے شرکاء نمائش نے صدر مجلس راجہ منیر احمد خان صاحب سے ملاقات کی۔ صدر مجلس نے ہر خادم سے تعارف حاصل کیا' انہیں خوش آمدید کہا اور علم و ہنر میں کمال حاصل کرنے کے لئے محنت اور دعا کی تلقین کی۔

**انعامات** نمائش میں رکھی گئی اشیاء کو انعامات کی غرض سے مندرجہ ذیل چار شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ 1۔ الیکٹرونکس۔ 2۔ ہینڈی کرافٹس 3۔ ماڈلز و پینٹنگز۔ 4 متفرق

مندرجہ بالا شعبوں میں مہارت رکھنے والے ماہرین کو بطور منصف تشریف لانے کی درخواست کی گئی جنہوں نے اشیاء کی ساخت' ان پر ہونے والی محنت' نفاست' کارکردگی اور تخیل کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا۔

اعزاز پانے والے خدام کے نام

شعبہ الیکٹرونکس۔ اول عبدالرحمان صاحب۔ قیصر شہزاد صاحب۔ محمود محمد شرما صاحب کراچی نام چیز وی ٹی آر مکسر

دوم طاہر احمد صاحب۔ عفان بن ارشد صاحب لاہور نام چیز ڈش ریسیور

سوم سید فرخ احمد شاہ صاحب ربوہ نام چیز الیکٹرونکس کی اشیاء

شعبہ ہینڈی کرافٹس اول احسن امین صاحب ربوہ نام چیز پلائی ووڈ کی پلیٹس

دوم ندیم احمد صاحب۔ ظہیر احمد صاحب فیصل آباد نام چیز سرکنڈے کی اشیاء

سوم قاضی رفیق احمد صاحب منڈی بہاؤالدین۔ عبدالباسط صاحب ربوہ نام چیز لکڑی و پلائی ووڈ کی اشیاء

شعبہ پینٹنگز و ماڈلز۔ اول۔ عرفان احمد صاحب حیدر آباد سندھ پینٹنگ

دوم۔ نفیس احمد رفیق صاحب ربوہ پینٹنگ

سوم۔ حمید احمد صاحب شاہد ربوہ شیشے کا گھر

خصوصی انعام۔ محمد اکبر جاوید صاحب ربوہ کیلی گرافی

شعبہ متفرق۔ اول۔ حافظ جری احمد صاحب گوجرانوالہ رونگ مشین

دوم۔ فرید یوسف صاحب ربوہ فوٹو گرافی

مندرجہ ذیل خدام کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔

راجہ مقصود احمد ربوہ (پلاسٹر آف پیرس پر مونوگرام MTA)' ڈاکٹر مبارک احمد صاحب حافظ آباد (معلوماتی بورڈ)' زاہد محمود صاحب لاہور (Deshock)' عمران احمد صاحب لاہور (ریموٹ کنٹرول ٹریکٹر) محمد یوسف صاحب بھٹی ربوہ (شیشے کا گھر)' صدیق احمد صاحب گوجرانوالہ (ویٹ تھریشر)' سہیل احمد صاحب اشرف سیالکوٹ (چمڑے کی مصنوعات)' عبدالحی مظفر صاحب ربوہ (شیشے کا گھر)۔

**اختتامی تقریب** نمائش کی اختتامی تقریب 14۔ اگست 1995ء کو رات نو بجے ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و قائمقام صدر مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ مہمان خصوصی نے نمائش میں رکھی گئی تمام اشیاء کو ملاحظہ کیا اور وزٹر بک پر اپنے تاثرات درج کئے۔ جس کے بعد تقریب کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ عہد و نظم کے بعد ناظم اعلیٰ نے نمائش کی رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ انعامات میں شیلڈز اور سند امتیاز کے ساتھ ساتھ نقد رقم بھی دی گئی۔

تقسیم انعامات کے بعد مہمانِ خصوصی نے دعا کروائی۔

---

الفضل 6 دسمبر 1931ء

## ہماری تاریخ

الفضل 6۔ دسمبر 1931ء میں جناب خان صاحب چوہدری نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ سیشن جج دہلی کی خدمت میں جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے ایڈریس۔

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں دہلی کے ہندو مسلمان معززین کی طرف سے جناب خان صاحب موصوف کے اعزاز میں دعوتوں اور مخلصانہ محبت کے اظہار کا مختصراً تذکرہ کیا گیا۔ ذیل میں صاحب موصوف کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا ایڈریس درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اخینا مکرم و محترم!

احباب جماعت احمدیہ دہلی و شملہ آنمکرم کی دہلی سے تبدیلی اور روانگی کے موقعہ پر اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لئے آج اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایسے جذبات جن میں خوشی اور تکلیف دونوں کے آثار واحد ہیں۔ خوشی تو اس لئے کہ آپ نے اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں اپنے افسران بالا پر بخوبی ثابت کر دیا کہ آپ ایک نہایت ہی منصف مزاج اور فرض شناس افسر ہیں۔ اور انہوں نے پسند کیا کہ آپ کی خدمات دوسرے علاقے کو دی جائیں تا وہاں کی رعایا بھی اس انصاف پسندی سے حصہ پائے۔ جو آپ کے وجود سے انہیں ملنی مقدر ہے۔ دوسرے' خوشی کا یہ باعث ہے کہ خدا تعالیٰ آپ جیسے مخلص انسان کو اس علاقہ کی جماعت احمدیہ میں شامل کر کے کوئی دینی خدمت لینا چاہتا ہے اور وہاں کی جماعتوں کو تقویت دینا چاہتا ہے۔ پس ہمیں کامل امید ہے کہ وہاں کے احباب آپ کی محبت' الفت اور توجہ سے ویسا ہی وافر حصہ پائیں گے جیسا کہ یہاں کی جماعت نے پایا۔

غم کی وجہ ایک فطرتی امر ہے۔ آپ ہم میں کئی برس رہے اور ہر فرد جماعت سے انتہائی محبت اور شفقت کا سلوک رکھا۔ پس ایک فطرتی تقاضا ہے کہ جب ایک مہربان اور مشفق اور بے انتہا محبت کرنے والا بھائی ہم سے جدا ہو رہا ہے ہم غم محسوس کریں۔ جماعت احمدیہ دہلی آپ کے وجود پر بجا طور پر فخر کرتی رہی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہ آپ کی جدائی سے جتنی بھی تکلیف محسوس کرے تھوڑی ہے۔

اخینا! ہمارا مقصد اس جگہ آپ کے اوصاف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

# بوسنیا- ساڑھے تین سال بعد جنگ بندی

بوسنیا میں ساڑھے تین سال کی دردناک اور خونریز جنگ کے بعد جنگ بندی عمل میں آگئی ہے- دارالحکومت سرائیوو میں سائرن کی آواز کے ساتھ جنرل الرٹ ختم کر دی گئی- سرائیوو میں گیس اور بجلی کی سپلائی ایک لمبا عرصہ کے بعد بحال کر دی گئی ہے-

جنگ بندی کا اعلان ہو جانے کے باوجود شمال مغربی بوسنیا میں جنگ ابھی تک جاری ہے- یہاں پر بوسنین کروٹ افواج نے جنگ بندی سے فوری پہلے ایک قصبے پر قبضہ کر لیا تھا- سربوں کی یہ کوشش ہے کہ اس قصبے کو واپس لیا جائے- بوسنیا کے مختلف علاقوں میں بارودی سرنگیں ہٹانے کا کام جاری ہے- جس کی وجہ سے ایک امدادی قافلہ اپنی منزل پر نہ پہنچ سکا- بعض علاقوں میں ابھی تک سربوں کی چیک پوسٹیں بھی نہیں ہٹائی گئیں-

بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے دھمکی دی ہے کہ اگر سربوں کے حملے جاری رہے تو وہ جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہوں گے-

بوسنیا کے تین فریق یعنی بوسنین مسلمان' سرب اور کروٹ امریکہ میں آخری بات چیت کے لئے جمع ہو رہے ہیں- اس بات چیت میں جس کے بارے میں اصولی فیصلے ہو چکے ہیں' بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ' کروشیا کے صدر تجمان' اور سرب صدر شامل ہوں گے- اس میں وسیع پیمانے پر امن سمجھوتہ طے پائے گا جس پر تینوں فریق دستخط کر کے عمل کرنے کا عہد کریں گے- اور اس کے بعد ایک کثیرالقومی فوج جو 50 سے 60 ہزار فوجی جوانوں پر مشتمل ہوگی بوسنیا میں داخل ہو کر مختلف مقامات پر پوزیشنیں سنبھال لے گی- تاکہ متحارب فریقوں کو ایک بار پھر لڑنے سے روکا جا سکے- یہ فوج ایسی جگہوں پر قبضہ کرے گی جہاں سربوں اور مسلمانوں کو الگ الگ کیا جائے گا-

تاہم اس ساری کارروائی کے باوجود بوسنیا کے صدر مسٹر علی جاہ عزت بیگووچ نے کہا ہے کہ جنگی جرائم کے ٹریبونل کو اپنی کارروائی جاری رکھنی چاہئے- اس میں سرب لیڈر راڈووان کراڈزک کو جنگی مجرم قرار دیئے جانے کی توقع ہے- سربوں نے مسلمانوں کے خلاف جو شدید ہولناک جنگی جرائم کئے ان کا ذمہ دار اس شخص کو قرار دیا جاتا ہے- اور اسے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے-

خدا کرے کہ اب بوسنیا میں پائیدار امن سمجھوتہ طے پا جائے- اس کے تحت سربوں کے پاس بوسنیا کا 49 فیصد رقبہ اور مسلمانوں اور کروٹس کی متحدہ فیڈریشن کو 51 فیصد رقبہ ملے گا-

امن معاہدے پر عمل شروع ہو جانے کے بعد ان مہاجرین کو وطن واپس لانے کا کام شروع ہوگا جو جرمنی سمیت یورپ کے کئی ممالک اور خود بوسنیا میں بعض محفوظ مقامات پر موجود ہیں- یہ لوگ شدید خوفناک حالات میں اپنا وطن افراتفری میں چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے- ان کی زیادہ تعداد جرمنی میں پناہ لئے ہوئے ہے جبکہ دیگر تعداد برطانیہ اور بعض دیگر ممالک میں موجود ہے-

○○○

## عراق میں صدارتی ریفرنڈم

عراق کے صدر صدام حسین امریکہ اور یورپ وغیرہ کے ممالک کی انتہائی کوششوں کے باوجود اپنی جگہ پر نہ صرف قائم ہیں بلکہ اپنے عوام میں مقبول بھی ہیں- 58 سالہ عراقی صدر نے 1975ء میں اقتدار سنبھالا تھا جبکہ وہ ملک نائب صدر تھے- اس وقت کے بعد سے 20 سال کے عرصے میں وہ ملک کے واحد حکمران چلے آ رہے ہیں-

اب انہوں نے اپنے اقتدار کو عوامی اور جمہوری رنگ دینے کے لئے ایک ریفرنڈم کرانے کا اعلان کیا ہے- ان کے بارے میں مغربی ذرائع ابلاغ یہ پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ صدر صدام حسین زبردستی عراق کے اقتدار پر قابض ہیں اور انہیں اپنے ملک کے عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے- صدر صدام نے اس پروپیگنڈے کا توڑ کرنے کے لئے ریفرنڈم کی تجویز پیش کی تھی-

آج کل صدر صدام کے حق میں ریفرنڈم کی مہم عراق میں زور و شور سے چل رہی ہے- اس ریفرنڈم کے لئے صدر صدام حسین واحد امیدوار ہیں- عراق کے عوام کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ صدر صدام آئندہ سات سال کے عرصے کے لئے صدر رہیں یا نہیں- عمومی طور پر ان کی حمایت کا ملک بھر میں اظہار ہو رہا ہے- اور خیال یہی ہے کہ وہ ریفرنڈم تو آسانی سے جیت لیں گے- ان کی حمایت میں روزانہ ملک کے طول و عرض میں جلوس نکل رہے ہیں-

مئی 95ء میں ان میں کی بیٹیوں اور دو دامادوں کے ملک چھوڑ کر چلے جانے کا ذکر کرتے ہوئے' کہا گیا تھا کہ اب صدر صدام کو اپنے عوام کی حمایت نہیں رہی- عراق کی جلاوطن اپوزیشن کے سربراہ نے کہا ہے کہ صدر صدام نے پورے ملک پر جبر سے حکومت قائم رکھی ہے- اپوزیشن کا کہنا ہے کہ جس شخص کی اپنی بیٹیاں اس کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہ ہوں وہ ملک کے عوام کو اپنے ساتھ کس طرح رکھ سکتا ہے-

عراق کے خلاف اقوام متحدہ نے جو پابندیاں لگا رکھی ہیں اس سے ملک کی حالت بہت خراب ہے- ان پابندیوں کے اٹھائے جانے کا بھی سردست کوئی امکان نظر نہیں آتا-

اقوام متحدہ کی ٹیمیں عراق کی اسلحہ کی صنعت کو ختم کر دینے کے لئے آتی رہتی ہیں ان میں سے ایک ٹیم حال ہی میں عراق کا دورہ کر کے گئی ہے- اس ٹیم کے سربراہ نے اقوام متحدہ کو رپورٹ دی ہے کہ عراق ابھی بھی اپنی بعض فوجی اطلاعات چھپا رہا ہے- جبکہ عراق نے ان کے اس بیان کو سفید جھوٹ قرار دیا ہے-

بعض ممالک عراق پر سے پابندیاں ختم بھی کرانا چاہتے ہیں- لیکن امریکہ کی ضد اس میں سختی سے حائل ہے-

امریکہ نے صدر صدام کے ریفرنڈم کو مذاق بتایا ہے مبصرین کا کہنا ہے کہ اس ریفرنڈم کو جیتنا قریباً طے ہے- تاہم قابل غور بات یہ ہے ملک کو خلیج کی جنگ میں شدید تباہی کا سامنا کرنے کے باوجود صدر صدام عراق میں اپنی طاقت برقرار رکھے ہوئے ہیں- ان کی سخت گیری بھی جاری ہے- اور ملک میں اپوزیشن کا وجود بھی نہ ہونے کے برابر ہے-

○○○

## بھارتی وزیر اعظم اور اٹل بہاری واجپائی

بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے بڑے اپوزیشن لیڈر اور سابق وزیر خارجہ مسٹر اٹل بہاری واجپاجی کو اپنا گورو مان لیا ہے- ایک تقریب میں انہوں نے کہا کہ مجھ میں ایک بڑی کمی چلی آ رہی تھی کہ میرا کوئی گورو نہیں تھا لیکن اب میں نے اٹل جی کو اپنا گورو مان کر اپنے ماتھے سے کلنک کا یہ ٹیکہ دھو دیا ہے- انہوں نے کہا کہ مسٹر واجپائی حکومت پر تنقید خوب کرتے ہیں اور بہت جلی کٹی سناتے ہیں- لیکن ان کی تنقید بھی بہت خوب ہوتی ہے- وہ بہت اچھی طرح تنقید کرتے ہیں- انہوں نے مسٹر واجپائی کو چادر اڑھائی اور اس طرح اپنا گورو اور اپنا دوست قرار دیا-

آئندہ سال ۱۹۹۶ء میں بھارت میں عام انتخابات ہو رہے ہیں- اس کے پیش نظر مسٹر نرسیما راؤ نے مسٹر اٹل بہاری واجپائی کو جو ایک اہم اپوزیشن لیڈر ہیں اپنے ساتھ ملا کر ایک اہم سیاسی کامیابی حاصل کی ہے-

○○○

# ایک نئی بات

نسیم سیفی

گزشتہ دنوں برطانیہ میں سائنس کی ایک نمائش میں ایک نئی قسم کا روبوٹ رکھا گیا- اس روبوٹ کو Dopi کا نام دیا گیا ہے اور اس کے متعلق بڑے بڑے دعوے کئے جا رہے ہیں کہ یہ بڑا ذہین اور بڑا چالاک ہے- اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا مستقبل بڑا شاندار ہے- لوگ یہ دعوے سن کر سوال کرتے ہیں کہ کیا روبوٹ انسان کا نعم البدل ہو سکتا ہے سائنس دان اس سوال کا مثبت جواب نہیں دے سکتے- البتہ وہ کہتے ہیں کہ یہ ڈوپی روبوٹ ریموٹ کنٹرول سے کام نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ایک ایسی مشین لگائی گئی ہے کہ جب اسے زمین پر رکھتے ہیں تو یہ خود بخود حرکت کرنے لگ جاتا ہے- اور جب حرکت کرنے لگتا ہے تو آس پاس کی چیزوں سے ٹکراتا ہے- البتہ تھوڑی دیر ٹکرانے کے بعد اسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کون سی چیز کہاں پڑی ہے اور اسے کہاں سے راستہ مل سکتا ہے- اور پھر وہ کسی چیز سے ٹکراتا نہیں بلکہ ادھر ادھر بڑی آسانی کے ساتھ گھومتا پھرتا ہے- کہتے ہیں کہ اس کے اندر ایک ایسا آلہ لگایا گیا ہے جو چمگادڑ کی صلاحیتوں سے مطابقت رکھتا ہے- یہ کچھ فاصلے سے ہر چیز کو محسوس کر لیتا ہے اور پھر اس سے نہ ٹکرانے کے لئے اس سے پرے ہٹ کر چلتا ہے- انفراریڈ شعاعوں کا اس میں انتظام کیا گیا ہے- اب یہ بھی سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ روبوٹ ایسے ہی دیگر روبوٹوں سے از خود رابطہ پیدا کر لیتا ہے- اس بات کا انہیں اعتراف ہے کہ یہ انسانی ذہانیت کے قریب نہیں ہے- البتہ ایک بات جس میں یہ خاصی ترقی کر رہا ہے وہ ہے گھر کا حساب کتاب رکھنے کا طریق سائنس دان کہتے ہیں کہ گھر کے حساب کتاب رکھنے کے طریق میں عبور حاصل کرنے میں یہ روبوٹ آگے بڑھ رہا ہے- کہاں تک آگے بڑھے گا اور کہاں تک وہ کام جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ انسانی دماغ کرتا ہے ان کے ساتھ ساتھ چلے گا- کسی نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا اس بات کا امکان ہے کہ جس شخص نے یہ مشین ایجاد کی ہے یہ مشین اس سے آگے نکل جائے- یا سوال کرنے والے کے الفاظ میں یہ اس پر غالب آ جائے- سائنس دان نے جب یہ سوال سنا تو وہ مسکرایا- کہنے لگا کہ ڈوپی نئے نئے کام تو سیکھ رہا ہے اور یہ سیکھتا ہی چلا جائے گا- میرے ذہن میں یہ مثال آتی ہے کہ والدین بچوں سے ہمیشہ زیادہ ہوشیار اور ذہین ہوتے ہیں لیکن ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ بعض والدین کے بچے عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے والدین سے زیادہ ذہین اور ہوشیار ہو جاتے ہیں- اسی طرح اس بات کا بھی امکان ہے کہ یہ روبوٹ اپنے ایجاد کرنے والے سے کسی نہ کسی رنگ میں آگے

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## اعلان دار القضاء

○ (مکرم شمشاد النبی قریشی صاحب بابت ترکہ مکرم اعتضاد النبی صاحب قریشی)

مکرم شمشاد النبی صاحب حال مقیم یو۔ ایس۔ اے (امریکہ) نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم اعتضاد النبی صاحب قریشی ولد مکرم امداد النبی صاحب قریشی، بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ وہ ایف بی ایریا دستگیر کالونی کراچی کے رہائشی تھے۔ ان کا ایک مکان نمبر 9-A/45 محلہ دار العلوم وسطی ربوہ میں موجود ہے۔ یہ مکان موصوف کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ میں اپنا حصہ اپنی خوشی سے اپنی بہن محترمہ انیس فاطمہ صاحبہ کو دینا چاہتا ہوں۔

۱۔ مکرم اتحاد النبی قریشی صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ (بیٹی)
۳۔ مکرمہ انیس فاطمہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

## امداد طلباء

○ شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱

اور اس نے (احکام دینیہ) کو (ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں) لعنت کہہ دیا۔ یعنی عیسائیوں کی قوم نے (احکام دینیہ) بالکل الگ رکھ دیا۔ یہ شیطانی وسوسہ تھا۔ اور شیطان ان پر غالب آیا۔ پس ایسی باتوں اور خیالوں سے پرہیز کرو۔ میں نے ایک ایسے ہی خطبہ میں دینی نکاح کے خطبہ میں) جو اگلے روز مجھے پڑھنا پڑا۔ اور اسی طرح پر صادق امام کے سامنے پڑھا۔ اس امر پر زور دیا تھا۔ اور یہ میرا ایمان ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اسی طرح ہو۔ اور میں خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے ایسا کرنا چاہتا ہوں کہ لوگ اپنے امام کی سچی اتباع کریں۔ اور اس کے احکام کی تعمیل کو اپنی خواہشوں پر مقدم کر لیں۔ بعض بد قسمتوں نے میری ان باتوں کو سن کر یہی نتیجہ نکالا کہ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔ ان پر عمل کرنا مشکل ہے۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ یہ خطرناک بدظنی ہے۔ جو ایک (صاحب ایمان) کی نسبت کی جاوے اس کا محاسبہ اللہ تعالیٰ کے حضور دینا پڑے گا۔

(از خطبہ 13۔ ستمبر 1902ء)

بقیہ صفحہ 6

نکل جائے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ وہ اس کا نعم البدل بن جائے۔ کیونکہ نعم البدل بننے کا مطلب تو یہ ہے کہ ہر وہ کام جو اس کا موجد یا کوئی بھی انسان کر سکتا ہے وہ بھی کرنے لگے۔ لیکن بعض باتیں یقیناً ایسی ہیں کہ ان میں یہ روبوٹ اپنے موجد یا کسی بھی انسان سے آگے نکل جائے۔ اب آگے نکل جانے کی منازل کب آئیں گی۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ڈوپی کا نام یاد رکھئے اور جس طرح یہ فروغ پا رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ چل کر لطف اٹھائیے۔

بقیہ صفحہ 3

نظر ثانی فرمائی۔ خاکسار کی خوش قسمتی کہ اس سلسلے میں آپ جیسے بلند پایہ سخن شناس سے کچھ قلمی گفتگو رہی۔ تنقید کی ضخیم کتب پر بھاری ایک ایک جملہ' الفاظ کی تراش اور انتخاب کے اسلوب سمجھاتا ہوا مفاہیم کا سمندر سموئے ایک ایک شعر آپ کی نکتہ پروری' دوررس فن پر گرفت اور عارفانہ نظر کی ماورائیت سراسر تائید غیبی ہے۔

خیرات ہو مجھ کو بھی اک جلوہ عام اس کا
پھر یوں ہو کہ ہو دل پر الہام کلام اس کا

آپ کے کلام کی تہہ تک اترنا وسعتوں کو پانا اور رفعتوں تک نگاہ کرنا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ کوئی وہ تمام سفر آپ کے دل و نظر کے ساتھ طے کرے جو آپ نے اللہ پاک کی انگلی پکڑ کر کیا ہے۔ اس لئے تحسین کا حق ادا کرنا حد امکان سے باہر ہے۔ اس سے آگے قلم کے قدم نہیں اٹھتے اس بابرکت کام میں تعاون کرنے والوں کے لئے تہہ دل سے ممنونیت کے ساتھ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں بھی بہتر جزا عطا فرمائے۔

امۃ الباری ناصر ہی نے جیسا کہ سلیمہ میر صاحبہ نے کہا ہے مشکل الفاظ کے تلفظ اور معنی پر انتہائی مفید نوٹ اس مجموعہ کے ساتھ شامل کئے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ شعر پڑھنے کا لطف اپنی جگہ پر لیکن شعر کو سمجھ کر پڑھنے کا لطف کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ ہم اکثر اوقات شعر پڑھتے ہیں اور اس کے بعض الفاظ کے معانی نہ جانتے ہوئے بھی اس کا مزا لیتے ہیں۔ لیکن یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ اگر اس شعر کے ہر لفظ کے معنی اور اس کے مفہوم سے ہم آگاہ ہو جائیں تو شعر ہمارے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ جو گلاسری امۃ الباری ناصر نے ترتیب دی ہے وہ خدا کے فضل سے ان اشعار کو ان کے معانی اور مفاہیم کے ساتھ ہمارے دل کی گہرائیوں تک اترنے میں مدد دیتی ہے۔ ہم لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو تہہ دل سے مبارک باد دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس قسم کے کام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم نے سنا ہے کہ اب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی درثمین کو بھی اسی طرز پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی ہر رنگ میں مدد فرمائے اور جماعت کو وہ خزانہ بھی اسی خوبصورتی کے ساتھ ہاتھ لگے۔

(ن - س)

بقیہ صفحہ 4

یہ قدرت کی عجب کرشمہ سازی ہے کہ وہ جماعت جسے ملک کا ایک قلیل متعصب طبقہ شک کی نظر سے دیکھتا ہے اسی جماعت کو ملک کی بیرونی سرحدوں کی حفاظت کے بعد اندرون ملک سرحدوں کی بھی پاسداری کے کارنامے انجام دینے کا ایسا موقع ملا جس پر ہر شہری جس قدر فخر کرے کم ہے۔ مضمون کی طوالت کے پیش نظر صرف دو نہایت نمایاں واقعات پیش کر رہا ہوں اس سلسلہ میں پہلا نہایت منفرد اعزاز ملک کے سربراہ کی حفاظت ہے جو کہ جماعت احمدیہ کے ایک مخلص سپوت میجر محمود احمد کو حاصل ہوا جس نے 1984/85ء میں سابقہ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق (جس نے جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی) کو کوہاٹ کے ہوائی اڈہ پر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتے ہوئے بم بلاسٹ کے ذریعہ ہلاک ہونے سے اس وقت بچانے میں کامیاب ہوا جب وہ بطور ملٹری پولیس کمانڈر صدر کے استقبال میں دیگر افسران کے ساتھ کھڑا تھا۔

سولہواں اعزاز: جماعت احمدیہ ہی کے ایک مخلص فرد سب انسپکٹر ارشاد احمد کو حال ہی میں حاصل ہوا جس نے تاج پورہ میں لاہور کی تاریخ کی شاید سب سے بڑی ڈاکوؤں کے خلاف مہم کے دوران جان قربان کر دی جو 27۔ اپریل 1995ء کے اخبارات کی شہ سرخی کی خبر تھی۔

ان واقعات کی روشنی میں یہ حقیقت مسلمہ طور پر ثابت ہوتی ہے کہ افراد جماعت احمدیہ جس طرح پہلے پیش آنے والی آزمائش کی گھڑیوں میں دفاع وطن کے لئے سب سے آگے اور نمایاں کردار ادا کرتے رہے ہیں اسی طرح آئندہ بھی کوئی ایسا موقع آیا تو وہ یقیناً سب سے بڑھ کر جذبہ حب الوطنی کا عملی ثبوت پیش کریں گے۔

(ہفت روزہ "مہارت" لاہور 10-18 ستمبر 1995ء ص 36 تا 38)

بقیہ صفحہ 5

حمیدہ گنوانا نہیں۔ اپنے تو اپنے غیر تک اس اثر کے موقر ہیں بلکہ ہم آپ کو مبارک دینا چاہتے ہیں کہ آپ نے باوجود بہت سی مصروفیتوں اور ذمہ دار عہدہ پر فائز ہونے کے دینی خدمات کو بھی ہمیشہ مقدم رکھا اور دین کے سب کاموں میں دلچسپی لی۔ اور جماعت کو اپنے اسوہ حسنہ سے ترغیب دی کہ ایک احمدی باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ دنیاوی ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا۔ اور خدا کے فرستادہ کی جماعت کا ویسا ہی مجاہد ہے جیسے اور لوگ' اور کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔

اخینا! آپ نے امام وقت کی محبت اور اطاعت کا ہمیشہ وہ نمونہ پیش کیا ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ منجملہ ان کے ایک کا ذکر یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ 1928ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے حکم کے ماتحت آپ نے حضرت صاحب کے مقرر کردہ کمیشن کی صدارت کرتے ہوئے نہایت محبت سے سلسلہ کے محکمہ جات کا معائنہ کیا اور اپنے بہت سے مفید مشوروں سے جماعت کو ممنون کیا۔ اور اصلاحیں پیش کیں جو محکمہ جات میں جاری ہیں۔ پس آپ کو مبارک ہو کہ آپ سلسلہ کی خدمات بجالانے میں اول صف میں کھڑے ہونے والوں میں سے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اخینا! (-) کی جماعتوں کے لئے دنیاوی تحفے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اس لئے ہم اپنا ناچیز تحفہ آپ کی خدمت میں چند الفاظ پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو ہر جگہ خوش و خرم رکھے۔ اور دین و دنیا کی نعماء سے متمتع فرمائے۔ ہر بلا کو آپ سے دور رکھے اور ہر رحمت سے آپ کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ ہماری دعائیں لئے جا رہے ہیں۔ اور اللہ نے چاہا تو ہمیشہ ہماری دعاؤں میں شامل رہیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کا اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

(ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ دہلی و شملہ)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ** : 15- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اداروں کو صحیح مقام دلانے کے لئے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کل جماعتی کمیٹی بنانے کی تجویز دے دی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ قومی تعمیر نو کا مسئلہ ہر ہفتے غیر ملکی دورے کرنے بیرونی اخبارات میں تصاویر چھپوانے اور کراچی میں مزید رینجرز بھجوانے سے آگے نہیں بڑھ سکتا نہ ہی بنیاد پرستی کے خلاف بیرونی امداد حاصل کرنے سے قومی تعمیر نو ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ کل جماعتی کمیٹی قومی اداروں کی تعمیر نو' پارلیمنٹ کی بالادستی کو یقینی بنانے' عدلیہ کی آزادی' سول سروس کی غیر جانبداری' مسلح افواج میں ترقیوں اور تعیناتیوں میں عدم مداخلت کو یقینی بنانے کے لئے کام کرے۔انہوں نے کہا کہ قومی حقوق چارٹر کے علاوہ اسلام کی روح کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔جدید دور کے تمام مسائل کا اسلامی حل تلاش کرنے کے لئے عالم اسلام کی سطح پر علماء کا کمیشن بنایا جائے۔

○ طالبان نے کابل پر حملے کے دوران صدر ربانی کے اہم حلیف مولوی عبدالرسول سیاف کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔کابل کے نزدیک دارالامان کے سامنے کی اہم پہاڑی پر بھی طالبان کا قبضہ ہو گیا ہے۔اس جگہ پر سکڈ میزائلوں کا اڈہ تھا۔اس کے علاوہ قلعہ حیدر خان (چغمان) پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔یہ قلعہ کابل سے 20 کلومیٹر دور مغرب کی طرف واقع ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بعض فوجی افسروں کی گرفتاری کی تصدیق کر دی ہے انہوں نے کہا کہ پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔اس بارے میں کچھ قبل از وقت کہنا مناسب نہیں ہو گا۔ہمیں انتظار کرنا چاہئے جو بھی صورت حال سامنے آئے گی اس کے بارے میں قوم کو اعتماد میں لیں گے۔یہ باتیں وزیر اعظم نے مدیران جرائد سے گفتگو کے دوران بتائیں۔یاد رہے کہ گزشتہ روز سینیٹر طارق چوہدری کے ایک بیان میں بعض فوجی افسروں کی گرفتاری کے بارے میں استفسار کیا گیا تھا۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں مسجد اور دینی مدرسہ کو نذر آتش کر دیا ہے اوڑی اور بارہ مولا میں چھاتہ برداروں کی مشقیں جاری رہیں۔

بھارتی فوج نے کنٹرول لائن پر 3 کلومیٹر کا علاقہ خالی کروا کر چھاؤنی بنالی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ وہ میرواعظ عمر فاروق کے 6 نکاتی فارمولے کی حمایت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کشمیر پر خفیہ مذاکرات نہیں ہو رہے۔عمر فاروق کے فارمولے سے مسئلہ کشمیر حل ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کے حل کی حمایت بڑھ رہی ہے۔چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنی فتح قرار دینے کا سلسلہ ترک کر دینا چاہئے۔محاذ آرائی سے اجتناب کر کے دلائل کو اختیار کرنا چاہئے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے بے نظیر بھٹو کی دو سالہ حکومت کی کارگزاری پر ٹی وی پر مناظرے کا چیلنج دے دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یوم سیاہ پر ہمارے تمام پروگرام پر امن ہیں۔لیکن حکومت نے زیادتی کی تو پھر معاملہ پر امن نہیں رہے گا۔انہوں نے کہا کہ حکومت کو 19۔اکتوبر کو جشن کا اعلان کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔یہ جشن وہ کراچی جا کر منائیں۔

○ مسلم لیگ (ن) نے حلقہ 95 لاہور سے میاں محمد اظہر کو امیدوار نامزد کر دیا۔وہ اس سے قبل 1988ء میں بھی اس سیٹ سے منتخب ہو چکے ہیں۔وہ لاہور کے لارڈ میئر بھی رہے ہیں۔پیپلز پارٹی اس حلقے سے کبھی نہیں جیتی۔

○ فیصل آباد میں کلرکوں نے جلوس نکالا۔تپتی سڑکوں پر لیٹے رہے۔حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی اور ماتم کیا گیا۔اختتام پر بددعائیں دی گئیں۔

○ وزیر اعظم نے انکم ٹیکس کے گوشوارے داخل کرنے کی تاریخ میں اس ماہ کی 29 تاریخ تک توسیع کر دی ہے۔

○ حکومت نے کراچی کے تین بڑے اخباروں کو پھر نوٹس جاری کیا ہے۔اور کہا ہے کہ 7 دن میں ٹھیک ہو جاؤ ورنہ کارروائی کی جائے گی۔اشاعت پر پابندی لگنے کا بھی امکان ہے۔

○ ایٹمی پلانٹ سمیت کراچی کی تمام حساس تنصیبات مشکوک غیر ملکیوں کے نرغے میں ہیں۔ان تنصیبات کے اردگرد بنگالیوں' برمیوں' ایرانیوں اور افغان باشندوں کی کثیر تعداد آباد ہے۔جنہوں نے پختہ تعمیرات کر رکھی ہیں اور وہ اپنے ہم وطنوں کو بھی رہائش دیتے ہیں۔ایک وفاقی ایجنسی نے ان لوگوں کی موجودگی پر شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے مشکوک افراد کی حساس تنصیبات کے قریب موجودگی کراچی کو بارود کے ڈھیر پر بٹھانے کے مترادف ہے۔

○ اقوام متحدہ میں کشمیر رابطہ گروپ کا اجلاس صرف 7 منٹ میں ختم ہو گیا۔پاکستانی وفد سمیت تمام ارکان باری باری کھسک گئے۔بعض آئے ہی نہیں۔بعض تاخیر سے آئے۔ترک سفیر باہر آئے تو انہوں نے کوئی بات کرنے سے انکار کر دیا۔کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ نے بھی کوئی بات بتانے سے انکار کیا۔اور کہا کہ اس اجلاس کا مقصد پاکستانی وفد کو متعارف کرانا تھا ان کی درخواست پر ہی اجلاس بلایا گیا تھا۔پاکستانی مندوب احمد کمال نے کہا کہ یہ اجلاس اسلامی کانفرنس نے بلایا تھا۔

○ 17۔اکتوبر کو نیویارک ایئرپورٹ پر نواز شریف اور بے نظیر بھٹو دونوں کا آمنا سامنا ہونے کا "خطرہ" بے نظیر کے پروگرام میں تبدیلی کر کے اب دور کر دیا گیا ہے وزیر اعظم اب 15 کی بجائے 16 اور 17 کی شب غیر ملکی دورے پر روانہ ہوں گی۔ٹارگینا میں سربراہ کانفرنس سے خطاب کریں گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے تو بجلی کے نرخوں میں صرف 25 فیصد اضافہ کیا تھا لیکن صارفین کو 200 فیصد اضافے کے ساتھ بجلی کے بل مل رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کرپشن ایک کلچر بن گیا ہے۔کرپٹ افسروں سے عام سطح پر لوگوں کا رابطہ رہتا ہے اس لئے ان کی کرپشن کا الزام بھی حکومت کے سر آجاتا ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ میں پورے پنجاب کا سینئر وزیر ہوں۔الیکشن سے پہلے پہلے ہم تمام وعدے پورے کریں گے۔وزیر اعظم کے اعتماد پر پورے اتریں گے۔پنجاب کو صوبے کی سب سے بڑی پارٹی بنایا جائے گا۔نواز شریف کا یوم سیاہ بالکل سیاہ ہو کر رہ جائے گا۔

○ پاک بھارت مذاکرات کرانے کی امریکی کوشش ناکام ہو گئی۔تاہم غیر اعلانیہ ایجنڈا کے تحت امریکہ اسی ہفتے بے نظیر اور نواز شریف سے معاملات طے کرے گا۔دونوں رہنما ایک ہی وقت میں امریکہ ہوں گے۔مبصرین نے ان دونوں رہنماؤں کے ایک ہی وقت میں دورے کو معنی خیز قرار دیا ہے۔کشمیر' ایٹمی پروگرام' اور افغان صورت حال بھی زیر بحث آسکتی ہے۔

○ وفاقی حکومت نے سندھ کو پسندیدہ صوبہ قرار دے کر اس پر فنڈز کی بارش کر دی ہے۔

کراچی پیکیج کے لئے 62۔ارب اور پھر 10۔ارب روپے اضافی دیئے گئے۔

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ❖ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل — آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت -/7
زرگل ہیئر آئل — بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تر و تازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔ قیمت -/20
حسن نکھار کریم — کیل، مہاسے اور چھائیوں کا علاج۔ قیمت -/10
حسن نکھار اُبٹنہ — چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت -/12
سفوف سکاکائی — بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے، مرض بکری و خشکی کو دور کرتا ہے۔ قیمت -/12
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ
فون: 212434-211434 (04524)

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکلوانے کا ... دانت درد کا فوری علاج
سال تجربہ کار 35
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 419
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا، ماسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ❖ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں